اس کتاب پر فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے۔ ان کے بقول پہلے میر کے معاشرہ پر ایک طویل مقالہ کی شکل میں تھی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور اس کا اصل موضوع عہدِ میر کی سماجی تاریخ ہے لیکن میر کا عہد دو دوروں پر مشتمل ہے ایک انکا قیام دہلی تک اور دوسرا قیام لکھنؤ کا۔ اس بنا پر کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پھر اگرچہ اصل موضوع سماجی حالات ہیں لیکن چونکہ یہ حالات سیاسی اور اقتصادی حالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس بنا پر فاضل مصنف نے حصہ اول میں نادر شاہ اور ابدالی کے حملوں کے علاوہ انگریزوں جاٹوں اور مرہٹوں کی طوائف الملوکی کے تذکرے کے ساتھ اس زمانے کے اقتصادی اور سماجی حالات اور اسی طرح حصۂ دوم میں نوابانِ اودھ کے حالات کے ساتھ اس دوسرے دور کے سماجی اور اقتصادی حالات قلمبند کئے ہیں۔ اول الذکر دو قسم کے حالات کا بیان اگرچہ نسبتاً مختصر ہے کیونکہ یہ تو صرف پس منظر کے طور پر ہے۔ لیکن جتنا کچھ بھی ہے دورِ متعلقہ کی سیاسی اور اقتصادی تصویر کشی کے لئے کافی ہے۔ البتہ سماجی حالات دونوں ادوار کے (اور وہی اصل موضوع کتاب ہیں) اس طرح شرح و بسط اور تفصیل سے لکھے ہیں کہ آپ کو انگریزی۔ فارسی یا اردو کسی زبان کی کتاب میں بھی اس طرح یکجائی طور پر نہیں ملیں گی اور ان کے جمع و ترتیب میں مصنّف نے جو محنتِ شاقہ اور غیر معمولی کاوش کی ہے اس کا اندازہ کتاب دیکھے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کوئی مخطوطہ ہو یا مطبوعہ، انگریزی میں ہو یا فارسی اور اردو میں کتاب تاریخ کی ہو یا مذہب و تصوف کی۔ شاعروں کے دواوین ہوں یا مجلات و رسائل۔ غرض کہ کوئی ذریعۂ معلومات ایسا نہیں ہے جو موصوف کی نظر سے بچ گیا ہو۔ چنانچہ صرف اہم مآخذ کی فہرست جو کتاب کے آخر میں درج ہے اٹھارہ صفحات پر ہے۔ اس بنا پر اس میں شک نہیں کہ کتاب تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے اپنے رنگ میں منفرد اور لاجواب ہے۔ اور حالات خواہ سیاسی ہوں یا اقتصادی اور یا سماجی۔ پھر دونوں